

غالب کا کلام ہر عہد کے لیے نمونہ حیات ہے: تقی عابدی

اردو اکادمی، دہلی کی خدمات قابل ستائش: ڈاکٹر ظفر محمود

اردو اکادمی، دہلی کے زیر اہتمام توسیعی خطبہ کا انعقاد

نئی دہلی - 27 - دسمبر

اردو اکادمی دہلی کے زیر اہتمام 26 - دسمبر کو قمر رئیس سلور جوہلی آڈیٹوریم میں توسیعی خطبہ بعنوان ”پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے“ کے مہمان خصوصی خطیب کناڈا سے تشریف لائے معروف دانشور و ادیب ڈاکٹر تقی عابدی نے خصوصی خطبہ پیش کیا۔ اس خطبے کے دوران عنوان ”پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے“ کے لفظ ”وہ“ پر زور دیتے ہوئے اس مصرعے کو مختلف لہجوں میں پڑھ کر یہ ثابت کیا کہ ہم غالب کے نہ صرف اس مصرعے کو بلکہ مختلف اشعار کو مختلف قراتوں سے پڑھ کر ان کے معنی کی تبدیلی کو دیکھ اور سمجھ سکتے ہیں۔ کیوں کہ غالب وہ عظیم شاعر ہے جس نے اپنا پورا تعارف مصرعوں میں پیش کر دیا۔ انھوں نے مثال کے طور پر غالب کے کئی مصرعوں کو پیش کیا جس سے غالب کا مکمل تعارف واضح ہے۔ ٹی۔ ایس۔ ایلیٹ کا قول ”بڑا شاعر زمان اور مکان پر پوری طرح حاوی رہتا ہے“ پیش کرتے ہوئے میر، غالب، اقبال اور دیر کو اردو کا بڑا شاعر قرار دیا نیز غالب کو سب سے پہلا ترقی پسند شاعر بتلایا۔ غالب جس دور میں پیدا ہوا اس دور کو غالب نے سزا دی، اس کا بہت مذاق اڑایا، اس کو سمجھا نہیں گیا، اس کی گستاخی کی، اس کو ہمل گو کہا جیسے نکات کو اشعار سے واضح کیا۔ انھوں نے غالب کے نسخہ حمید کو ہمارے لیے قدم قدم پر مشعل راہ قرار دیا یعنی اگر نسخہ حمید کی دریافت نہ ہوتی تو شاید غالب کی شکل مختلف ہوتی۔ اردو نے شاعری کی تمام اصناف کہیں نہ کہیں سے مستعار لی ہیں مگر اس میں معنی آفرینی ہماری شناخت ہے جو سومات خیالی کی صورت میں غالب سے عطا ہوئی جس کا غالب نے اپنے اشعار میں جا بجا فخر کیا۔ مرہیہ غالب کے بند کو پڑھتے ہوئے انھوں نے غالب کی عظمت کو مزید روشناس کرایا اور کہا کہ غالب ایسا نگینہ ہے جس کے ہر زاویے سے نئی روشنی پھوٹی ہے۔ اس سلسلے میں غالب کے ایک خط کو بطور نمونہ پیش کرتے ہوئے ان کی ظرافت اور اعلیٰ نثر پر بات کی۔ انھوں نے اس بات کی شکایت کی کہ اردو والوں نے دنیا کے سامنے غالب کی سومات خیالی کو نہ پیش کرتے ہوئے محض اس کو اردو فارسی کا شاعر کہہ کر ٹال دیا۔ انھوں نے غالب کو جدید ٹیکنالوجی سے جوڑنے کا مشورہ دیتے ہوئے غالب کے ساتھ عبدالقادر بیدل اور سلامت علی دیر کو برصغیر کا مظلوم ترین شاعر قرار دیا۔

پروگرام کے آغاز میں چیئر مین اقبال اکیڈمی و صدرز کونوٹاؤنڈیشن آف انڈیا ڈاکٹر سید ظفر محمود اور آج کے خطیب ڈاکٹر تقی عابدی کا ڈاکٹر ماجد یو بندی، وائس چیئر مین اردو اکادمی، دہلی نے اکادمی کی مطبوعات اور گلڈسٹے پیش کر کے استقبال کیا جب کہ ایم۔ ایل۔ اے حاجی اشراق کو ڈاکٹر محمد عرفان اور اٹل باجپئی کو مطلوب احمد نے گلڈسٹے پیش کر کے ان کی عزت افزائی کی۔ ڈاکٹر ماجد یو بندی، وائس چیئر مین اردو اکادمی نے سامعین اور مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے خصوصاً ڈاکٹر تقی عابدی کو اردو زبان کے پرچم کو دنیا بھر میں بلند کرنے والا محقق قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ مہمان خصوصی کو لفظ پروفیسر سے میں اس لیے مخاطب نہیں کروں گا کیوں کہ ان کا تحقیقی کام کئی پروفیسروں سے زیادہ ہے نیز اردو زبان پر روشنی ڈالتے ہوئے اسے چار مختلف لفظوں کا مجموعہ قرار دیا جس سے اردو کی شمع روشن ہوئی۔ انھوں نے جذبے کو عمل سے جوڑتے ہوئے اکادمی کی خدمات کا ذکر بھی کیا۔ انھوں نے کہا کہ غالب کی عظمتوں میں اضافہ کرنے اور ان کو روشناس کرانے میں مولانا حالی کے کردار کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ ان کی کتاب مقدمہ شعر و شاعری میں عام اور سہل زبان میں غالب کو عوام الناس تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ڈاکٹر ماجد یو بندی نے جنوری کے آخر میں علامہ اقبال پرکل ہندسہ روزہ سمینار منعقد کرنے کا بھی اعلان کیا۔

صدارتی تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر سید ظفر محمود نے بچپن میں اپنے یاد کیے ہوئے اشعار سے غالب کی عظمت کا اعتراف کیا۔ اپنے والد کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے غالب کے مصرعے ”کس کے گھر جانے گا سیلاب بلا میرے بعد“ کو اپنی زندگی کا محور قرار دیا اور کہا کہ آج میں جو کچھ بھی ہوں اس مصرعے کے جواب میں کیے ہوئے وعدے کی وجہ سے ہوں نیز انھوں نے غالب کی زبان کو اقبال کے مقابلے میں آسان قرار دیا۔ غالب کے کئی اشعار پڑھ کر ان کی تشریح کرتے ہوئے عظمت غالب کا اعتراف کیا اور کئی جگہ غالب و اقبال کا تقابل بھی کیا۔ انھوں نے کہا کہ اردو اکادمی، دہلی کے فعال اور متحرک وائس چیئر مین ڈاکٹر ماجد یو بندی کی محنتوں اور جذبے کی قدر کی جانی چاہیے اور امید ظاہر کی کہ مستقبل میں بھی ان کی سربراہی میں اکادمی اردو کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتی رہے گی۔ ایم۔ ایل۔ اے اٹل باجپئی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ڈاکٹر ماجد یو بندی کو ان کے اکادمی میں کاموں میں آگے بڑھانے کے لیے مبارکباد پیش کی اور یہ گزارش کی کہ 12 فروری غالب کے یوم وفات پر اکادمی غالب کے نام پر ایک ایوارڈ دینا شروع کے تو اور بہتر ہوگا۔

آخر میں ڈاکٹر ماجد یو بندی نے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے قلت وقت کی معذرت کی نیز آئندہ پروگرامس کا وعدہ کیا، اردو کو دلوں پر حکومت کرنے والی زبان بتایا۔ برنارڈ شا کا قول ذکر کرتے ہوئے کہ ”جس قوم کو مارنا ہے اس کی زبان چھین لی جائے“ پر مختصراً تبصرہ کیا اور گزارش کی کہ اٹل اردو کو اپنے بچوں اور اپنے گھروں میں اردو پڑھانے کا اہتمام کرنا چاہیے جس سے یہ زبان اور اہل زبان زندہ رہ سکیں۔ پروگرام کے اہم شرکاء میں پروفیسر خواجہ اکرام الدین، انجم عثمانی، شمس رمزی، امیر امر و ہوی، ڈاکٹر باش مہدی، علیم الدین اسعدی، انیس امر و ہوی، کمال حیدر، طالب رام پوری، ڈاکٹر رضا حیدر، حبیب سبئی، اقبال فردوسی، ڈاکٹر ابو ظہیر ربانی وغیرہ شامل تھے۔